فتح مکہ، غزوۂ حنین، محاصرۂ طائف اور غزوۂ تبوک

فتح مکہ سے غزوۂ تبوک تک اہم واقعات، نبوی حکمتِ عملی اور جزیرۂ عرب کی سیاسی تبدیلی

1082	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. تعارف: فتحِ مکہ سے تبوک تک کا سفر

آٹھ سے نو ہجری کا عرصہ سیرتِ نبوی ﷺ میں اس تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے جس میں ایک محصور اور آزمائشوں کا شکار جماعت پورے جزیرۂ نما عرب کی مرکزی سیاسی و دعوتی قوت میں ڈھل گئی۔ فتحِ مکہ، غزوۂ حنین، محاصرۂ طائف اور غزوۂ تبوک اگرچہ بظاہر الگ الگ فوجی مہمات معلوم ہوتے ہیں، درحقیقت ایک ہی تاریخی عمل کے مختلف مراحل ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی حکمتِ عملی، رحمت اور دور اندیشی بیک وقت جھلکتی ہے۔ اس مضمون میں انہی مراحل کو ترتیب وار بیان کر کے ان کی مجموعی سیاسی معنویت واضح کی گئی ہے۔

2. فتحِ مکہ: طاقت اور عفو کا امتزاج

فتحِ مکہ: قوت کے ساتھ عفو کا امتزاج حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی، جب قریش کے حلیف بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ پر رات کے وقت حملہ کیا، فتحِ مکہ کا فوری سبب بنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تیاری کو خفیہ رکھا تاکہ غیر ضروری خونریزی سے بچا جا سکے، اور آٹھ ہجری میں ایک بھاری اسلامی لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ داخلے کے وقت مختلف دستوں کو واضح ہدایت دی گئی کہ عمومی مزاحمت سے حتی الامکان گریز کیا جائے، چنانچہ چند محدود مقامات کے سوا شہر تقریباً بلا مزاحمت فتح ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس عظیم فتح کے موقع پر فاتحانہ غرور کے بجائے سر جھکائے، عاجزی کی حالت میں شہر میں داخل ہوئے۔ کعبہ سے تین سو ساٹھ بت ہٹائے گئے اور بیت اللہ کو دوبارہ توحید کے مرکز کی حیثیت بحال کی گئی۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے برسوں ظلم و ستم ڈھایا تھا، عام معافی کا اعلان فرمایا اور پوچھا کہ تم میرے ساتھ کیسے سلوک کی توقع رکھتے ہو، جس پر صحابہ نے کریمانہ جواب کی امید ظاہر کی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ البتہ چند مخصوص مجرمانہ افراد کے معاملات الگ رکھے گئے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ عمومی عفو کا مطلب مطلق بے قانونی نہیں تھا۔

3. حنین: عددی کثرت کے غرور کی اصلاح

حنین: عددی کثرت پر بھروسے کی اصلاح فتحِ مکہ کے فوراً بعد ہوازن اور ثقیف کے قبائل نے مسلمانوں کے خلاف بڑا لشکر جمع کیا، شاید اس خیال سے کہ عرب کی سب سے بڑی مزاحمتی طاقت اب انہی کے ہاتھ میں ہے۔ وادیِ حنین میں دشمن نے پہلے سے تاک لگا رکھی تھی، اور ابتدائی اچانک حملے سے مسلمانوں کی صفوں میں کچھ دیر کے لیے ابتری پھیل گئی۔ تاہم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم رہے، اور آپ ﷺ کی للکار پر بکھرے ہوئے لوگ دوبارہ منظم ہو کر واپس آئے، جس سے بالآخر فتح مسلمانوں کے حصے میں آئی۔ قرآن نے سورۃ التوبہ میں واضح فرمایا کہ حنین کے دن اپنی کثرتِ تعداد پر ناز نے ابتدا میں کوئی فائدہ نہ دیا، اور یہ کہ حقیقی فتح انسانی وسائل کی بہتات سے نہیں بلکہ نظم، ثبات اور اللہ کی مدد سے آتی ہے۔ یہ سبق فتحِ مکہ کے فوراً بعد آیا، گویا اسے جماعت کے اندر غرور اور خود اعتمادی کی زیادتی سے بچانے کے لیے ایک تربیتی موقع بنایا گیا۔

4. طائف و تبوک: صبر اور دفاعی وقار

طائف اور تبوک: صبر اور دفاعی وقار حنین کے بعد شکست خوردہ قبائل کے بچے کھچے دستے طائف کے مضبوط قلعہ بند شہر میں جمع ہو گئے۔ مسلمانوں نے محاصرہ کیا مگر جب فوری فتح ممکن نظر نہ آئی تو غیر ضروری جانی نقصان سے بچتے ہوئے محاصرہ اٹھا لیا گیا۔ اس صبر کا پھل کچھ عرصے بعد ملا جب ثقیف نے خود ایک وفد بھیج کر رضاکارانہ طور پر اسلام قبول کر لیا، جس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر مسئلے کا حل فوری فوجی کارروائی نہیں بلکہ بسا اوقات صبر اور وقت ہی بہترین حکمتِ عملی ہوتی ہے۔ نو ہجری میں شمالی سرحد سے رومی سلطنت کے ممکنہ حملے کی اطلاعات موصول ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم اور فصل کی کٹائی کے وقت کے باوجود لشکر کو تبوک کی طرف روانہ کیا۔ اس طویل اور دشوار سفر نے مخلص اور منافق کے درمیان واضح خط کھینچ دیا کیونکہ صرف مضبوط ایمان والے ہی اس مشقت کو برداشت کر سکے۔ اگرچہ کوئی بڑا معرکہ پیش نہ آیا تاہم اس مہم نے اسلامی ریاست کی دفاعی رسائی اور سیاسی وقار کو نمایاں طور پر ظاہر کیا۔

5. مالِ غنیمتِ حنین اور تالیفِ قلوب

حنین کے مالِ غنیمت کی تقسیم اور تالیفِ قلوب حنین کی فتح کے بعد ملنے والے مالِ غنیمت کی تقسیم میں رسول اللہ ﷺ نے ایک نہایت دور اندیش حکمتِ عملی اپنائی۔ ان لوگوں کو، جو حال ہی میں اسلام لائے تھے یا جن کے دلوں کو مضبوط کرنا ضروری تھا، خاص طور پر بڑا حصہ عطا کیا گیا جسے تاریخ میں تالیفِ قلوب کہا جاتا ہے۔ اس پر بعض انصار کو دلی رنجش ہوئی کہ نئے آنے والوں کو زیادہ حصہ دیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جمع کر کے واضح فرمایا کہ دنیا کا مال ابھی نئے لوگوں کے دلوں کو مانوس کرنے کے لیے دیا جا رہا ہے، جبکہ انصار کو ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی رفاقت جیسی دائمی نعمت سے نوازا گیا ہے۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ قیادت میں فراخدلی، حکمت اور سچائی کے ساتھ لوگوں کے دل جیتنے کا فن کس قدر اہم تھا۔

6. سیاسی نتائج کا جامع تجزیہ

سیاسی نتائج اور جامع تجزیہ فتحِ مکہ نے قریش کی صدیوں پرانی مزاحمت کا خاتمہ کیا اور حرم کو دوبارہ توحیدی مرکز بنا دیا۔ حنین اور طائف نے حجاز کے بڑے قبائلی اتحادوں کو نئے اسلامی نظم میں شامل کیا، اور تبوک کے بعد پورے جزیرۂ نما عرب سے وفود کی آمد میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جسے سیرت کی کتابوں میں عام الوفود یعنی وفود کا سال کہا جاتا ہے۔ یوں آٹھ سے نو ہجری کا یہ مختصر عرصہ جزیرۂ عرب میں اسلام کے سیاسی و دعوتی غلبے کو مستحکم کرنے کا سبب بنا۔ ان چاروں واقعات کا مشترک پہلو یہ ہے کہ ہر ایک میں طاقت، صبر اور رحمت کا امتزاج مختلف تناسب سے کارفرما رہا؛ فتحِ مکہ میں طاقت کے ساتھ عفو نمایاں تھا، حنین میں ثبات اور توکل، طائف میں صبر اور دور اندیشی، اور تبوک میں استقامت اور سیاسی وقار۔

7. نتیجہ: طاقت، صبر اور رحمت کا سبق

نتیجہ اس پورے سلسلے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبوی کامیابی طاقت کے بے دریغ استعمال کا نتیجہ نہیں بلکہ عقیدے کی پختگی، صبر، حکمت اور بروقت عفو کا ثمر تھی۔ فتحِ مکہ سے تبوک تک کا یہ سفر دکھاتا ہے کہ ایک تحریک اپنی طاقت کے عروج پر بھی اپنے اصولوں سے پیچھے نہیں ہٹتی، اور یہی وہ نمونہ ہے جو آج بھی قیادت، تنازعات کے حل اور فاتح و مفتوح کے تعلقات کے لیے ایک لازوال رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، التوبۃ 9:25-27، 38-129؛ النصر 110
2. صحیح البخاری، کتاب المغازی، فتح مکۃ و حنین و تبوک
3. صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ
5. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم
6. ابن القیم، زاد المعاد

1 فتح مکہ کا فوری سبب کیا بنا اور رسول اللہ ﷺ نے تیاری کس طرح کی؟

فتح مکہ کا فوری سبب حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی تھا، جب قریش کے حلیف بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ پر رات کے وقت اچانک حملہ کر دیا۔ اس واقعے نے معاہدے کی بنیاد ہلا دی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس مداخلت کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ آپ ﷺ نے تاہم اپنی تیاری کو خفیہ رکھا تاکہ خونریزی کم سے کم ہو اور قریش کو حیرت انگیز طور پر مزاحمت کا موقع نہ ملے۔ آٹھ ہجری میں ایک بھاری اسلامی لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا، اور مختلف دستوں کو واضح ہدایت دی گئی کہ عمومی مزاحمت سے حتی الامکان گریز کیا جائے۔ یہی احتیاط اس بات کی دلیل ہے کہ فتح کا مقصد انتقام نہیں بلکہ خونریزی کے بغیر شہر کی واپسی اور امن کی بحالی تھا۔

2 فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا رویہ کیسا تھا اور کعبے کے ساتھ کیا کیا گیا؟

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ فاتحانہ غرور کے بجائے عاجزی اور سر جھکائے ہوئے شہر میں داخل ہوئے، جو ایک عظیم الشان فتح کے موقع پر غیر معمولی انکساری کی مثال ہے۔ کعبہ سے تین سو ساٹھ بت ہٹائے گئے اور بیت اللہ کو اپنی اصل حیثیت یعنی توحید کے مرکز کی طرف لوٹایا گیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے اہلِ مکہ کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا اور پوچھا کہ تم میرے ساتھ کیسے سلوک کی توقع رکھتے ہو، پھر خود ہی فرمایا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ البتہ چند مخصوص مجرمانہ افراد کے معاملات الگ رکھے گئے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عام معافی مطلق بے قانونی کے مترادف نہیں تھی۔

3 غزوۂ حنین کیوں پیش آیا اور ابتدائی مراحل میں کیا صورتحال بنی؟

فتح مکہ کے فوراً بعد ہوازن اور ثقیف کے قبائل نے شاید یہ سمجھتے ہوئے کہ عرب کی سب سے بڑی مزاحمتی قوت اب انہی کے پاس ہے، مسلمانوں کے خلاف بڑا لشکر جمع کر لیا۔ وادیِ حنین میں دشمن نے پہلے سے مورچہ بندی کر رکھی تھی اور تنگ گھاٹیوں میں چھپ کر اچانک حملہ کیا، جس سے مسلمانوں کی صفوں میں کچھ دیر کے لیے ابتری پھیل گئی اور کچھ لوگ منتشر ہو گئے۔ تاہم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور آپ ﷺ کی پکار پر منتشر افراد دوبارہ جمع ہو کر منظم ہوئے، جس کے نتیجے میں بالآخر فتح مسلمانوں کے حصے میں آئی۔ یہ واقعہ ثابت قدم قیادت کی اہمیت کا واضح ثبوت ہے۔

4 حنین کے واقعے سے قرآن نے کون سا اہم سبق دیا؟

قرآن نے سورۃ التوبہ میں واضح فرمایا کہ حنین کے دن مسلمانوں کی کثرتِ تعداد نے ابتدا میں کوئی فائدہ نہ دیا، بلکہ ابتدائی اچانک حملے سے صفوں میں انتشار پھیل گیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ حقیقی فتح صرف افرادی قوت یا مادی وسائل کی بہتات سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ نظم، ثبات، مضبوط قیادت اور اللہ کی مدد پر توکل اس کی اصل بنیاد ہیں۔ یہ واقعہ فتحِ مکہ کی عظیم کامیابی کے فوراً بعد پیش آیا، گویا یہ ایک تربیتی موقع تھا جس نے مسلمانوں کو اس بات کا احساس دلایا کہ عددی برتری کبھی غرور کا باعث نہ بنے۔ یہی توازن ہر کامیاب جماعت کے لیے ایک لازمی سبق ہے۔

5 محاصرۂ طائف کیسے آگے بڑھا اور آخر کار اس کا انجام کیا ہوا؟

حنین کی شکست کے بعد باقی ماندہ دشمن دستے طائف کے مضبوط قلعہ بند شہر میں پناہ گزین ہو گئے۔ مسلمانوں نے محاصرہ کیا اور جدید آلات سے شہر کی فصیل کو توڑنے کی کوشش کی، مگر جب طویل محاصرے کے باوجود فوری فتح ممکن نظر نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے غیر ضروری جانی نقصان سے بچتے ہوئے محاصرہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ بادی النظر میں پسپائی معلوم ہوتا تھا، مگر اس کا نتیجہ نہایت مثبت نکلا، کیونکہ کچھ عرصے بعد ثقیف نے خود اپنا وفد بھیج کر رضاکارانہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صبر اور وقت بھی بسا اوقات فوری فوجی کارروائی سے بہتر نتائج دیتے ہیں۔

6 غزوۂ تبوک کن حالات میں پیش آیا اور اس کی کیا اہمیت تھی؟

نو ہجری میں شمالی سرحد سے رومی سلطنت کے ممکنہ حملے کی اطلاعات موصول ہوئیں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم اور فصل کی کٹائی کے نازک وقت کے باوجود لشکر کو تبوک کی طرف روانہ کیا۔ اس طویل اور دشوار سفر نے مخلص مومنوں اور منافقین کے درمیان واضح فرق ظاہر کر دیا، کیونکہ صرف مضبوط ایمان رکھنے والے ہی اس مشقت کو خوش دلی سے برداشت کر سکے، جبکہ کئی منافقین نے مختلف بہانوں سے پیچھے رہنے کو ترجیح دی۔ اگرچہ کوئی بڑا معرکہ پیش نہ آیا، تاہم اس مہم نے اسلامی ریاست کی دفاعی رسائی، عسکری استعداد اور سیاسی وقار کو پورے جزیرہ نما عرب کے سامنے نمایاں کر دیا۔

7 فتح مکہ سے تبوک تک کے سیاسی نتائج کیا رہے؟

فتحِ مکہ نے قریش کی صدیوں پرانی مزاحمت کا خاتمہ کیا اور مکہ کے حرم کو دوبارہ توحیدی مرکز کی حیثیت بحال کر دی۔ حنین اور طائف کی مہمات نے حجاز کے بڑے قبائلی اتحادوں کو نئے اسلامی سیاسی نظم میں شامل کیا، جبکہ تبوک کی مہم نے شمالی سرحد پر اسلامی ریاست کی طاقت اور وقار کو ثابت کر دیا۔ ان واقعات کے نتیجے میں پورے جزیرہ نما عرب سے قبائلی وفود کی آمد میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جسے سیرت کی اصطلاح میں عام الوفود یعنی وفود کا سال کہا جاتا ہے۔ یوں یہ مختصر عرصہ جزیرۂ عرب میں اسلام کے سیاسی اور دعوتی غلبے کو حتمی طور پر مستحکم کرنے کا سبب بنا۔

8 فتح مکہ میں قوت اور رحمت کا امتزاج کس طرح نمایاں ہوا؟

فتح مکہ اس بات کی روشن مثال ہے کہ فیصلہ کن طاقت رکھنے کے باوجود اسے انتقام کا ذریعہ نہیں بنایا گیا۔ مسلمان مضبوط لشکر کے ساتھ داخل ہوئے، مگر دستوں کو واضح ہدایت تھی کہ عمومی مزاحمت سے گریز کریں، جس کے باعث چند محدود مقامات کے سوا شہر بغیر بڑے تصادم کے فتح ہوا۔ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے برسوں کے دشمنوں کے لیے وسیع پیمانے پر معافی کا اعلان کیا، اور صرف چند مخصوص سنگین جرائم کے مرتکبین کو استثنا دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاقت کا اصل مقصد ظلم کا خاتمہ، امن کا قیام اور توحیدی نظم کی بحالی تھا، انتقام نہیں۔

9 حنین، طائف اور تبوک نے مجموعی طور پر مسلمانوں کے کردار کی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

یہ تینوں مہمات ایک دوسرے سے مختلف اسباق دیتی ہیں مگر مل کر ایک مکمل تربیتی سلسلہ بناتی ہیں۔ حنین نے عددی کثرت پر غرور کی اصلاح کی اور یہ سکھایا کہ فتح کا اصل منبع نظم اور توکل ہے۔ طائف نے صبر اور دور اندیشی کا سبق دیا، کیونکہ فوری فتح کی خواہش کو بروقت ترک کر کے دیرپا نتیجہ حاصل کیا گیا۔ تبوک نے استقامت اور ایثار کا امتحان لیا، کیونکہ سخت موسم اور مشکل وقت میں صرف حقیقی مومن ہی ساتھ چل سکے۔ یوں یہ تینوں واقعات مل کر ایک ہی جماعت کو غرور، جلد بازی اور کمزور عزم جیسی کمزوریوں سے پاک کر کے ایک مستحکم اور بالغ سیاسی و دینی قوت میں ڈھالتے ہیں۔

10 فتح مکہ سے غزوۂ تبوک تک کے پورے سفر سے آج کی قیادت کے لیے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

یہ پورا سفر بتاتا ہے کہ حقیقی کامیابی محض طاقت کے حصول میں نہیں بلکہ اس طاقت کے دانشمندانہ اور اخلاقی استعمال میں پوشیدہ ہے۔ فتح مکہ نے سکھایا کہ عروج کے لمحے میں عاجزی اور عفو کا مظاہرہ کرنا چاہیے، حنین نے سکھایا کہ کامیابی کے بعد غرور سے بچنا لازم ہے، طائف نے سکھایا کہ صبر بسا اوقات فوری کارروائی سے بہتر نتیجہ دیتا ہے، اور تبوک نے سکھایا کہ مشکل وقت میں ثابت قدمی ہی حقیقی وقار کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی کسی بھی قیادت، تنظیم یا ریاست کے لیے یہ نمونہ نہایت قیمتی رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ طاقت، صبر اور رحمت کا متوازن امتزاج ہی دیرپا استحکام کی کنجی ہے۔

کثیرالانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 آٹھ سے نو ہجری کا عرصہ سیرتِ نبوی ﷺ میں کس بنیادی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے؟

- الف ایک محصور جماعت کا جزیرہ نماعرب کی مرکزی سیاسی و دعوتی قوت بننا
- ب مسلمانوں کا مکمل طور پر پسپا ہونا
- ج مکہ کا مکمل طور پر ویران ہونا
- د قبائل کا اسلام سے مکمل دستبردار ہونا

وضاحت: یہ عرصہ اس تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے جس میں مسلمان ایک محصور جماعت سے پورے جزیرہ نماعرب کی مرکزی قوت بن گئے۔

2 فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کو مضمون میں کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

- الف ایک ہی تاریخی عمل کے مختلف مراحل جن میں حکمتِ عملی، رحمت اور دور اندیشی جھلکتی ہے
- ب چار بالکل غیر متعلق فوجی مہمات
- ج صرف دفاعی جنگیں
- د صرف علامتی واقعات جن کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں

وضاحت: اگرچہ یہ بظاہر الگ مہمات معلوم ہوتے ہیں، درحقیقت یہ ایک ہی تاریخی عمل کے مختلف مراحل ہیں۔

3 فتح مکہ کا فوری سبب کیا بنا؟

- الف بنو بکر نے قریش کی مدد سے بنو خزاعہ پر حملہ کر کے حدیبیہ کا عہد توڑا
- ب قریش نے مدینہ پر براہِ راست حملہ کیا
- ج ثقیف نے مسلمانوں پر حملہ کیا
- د روم نے شام کی سرحد پر لشکر جمع کیا

وضاحت: بنو بکر نے قریش کی مدد سے بنو خزاعہ پر حملہ کر کے حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کی، جو فتح مکہ کا فوری سبب بنی۔

4 رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی تیاری خفیہ کیوں رکھی؟

- الف تاکہ غیر ضروری خونریزی سے بچا جا سکے
- ب تاکہ قریش کو انعام دیا جا سکے
- ج تاکہ خیبر کے یہود کو اطلاع نہ ہو
- د تاکہ طائف کے لوگ بے خبر رہیں

وضاحت: تیاری خفیہ رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ اچانک اور فیصلہ کن پیش قدمی سے غیر ضروری خونریزی سے بچا جا سکے۔

5 مکہ میں داخلے کے وقت مسلمان دستوں کو کیا ہدایت دی گئی، جس کے باعث شہر تقریباً بلا مزاحمت فتح ہوا؟

- الف عمومی مزاحمت سے حتی الامکان گریز کیا جائے
- ب ہر مزاحمت کرنے والے کو سزا دی جائے
- ج شہر کو نذرِ آتش کیا جائے
- د صرف رات کے وقت داخل ہوا جائے

وضاحت: دستوں کو واضح ہدایت دی گئی کہ عمومی مزاحمت سے گریز کیا جائے، جس سے چند مقامات کے سوا شہر بلا تصادم فتح ہوا۔

6 فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا انداز کیسا تھا؟

- الف فاتحانہ غرور کے بجائے عاجزی اور سر جھکائے ہوئے داخل ہوئے
- ب شاہانہ جشن کا اہتمام کیا
- ج انتقامی جذبات نمایاں تھے
- د شہر پر مکمل کرفیو نافذ کیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ اس عظیم فتح پر فاتحانہ غرور کے بجائے عاجزی کی حالت میں مکہ میں داخل ہوئے۔

7 کعبے سے کتنے بت ہٹائے گئے اور اس کا کیا مقصد تھا؟

- الف تین سو ساٹھ بت، تاکہ بیت اللہ توحید کا مرکز بحال ہو
- ب صرف دس بت، تاکہ کچھ روایات باقی رہیں
- ج کوئی بت نہیں ہٹایا گیا
- د پچاس بت، صرف علامتی طور پر

وضاحت: کعبہ سے تین سو ساٹھ بت ہٹائے گئے اور بیت اللہ کو دوبارہ توحید کے مرکز کی حیثیت بحال کی گئی۔

8 فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کے اعلان کے باوجود کیا استثنا رکھا گیا؟

- الف چند مخصوص مجرمانہ افراد کے معاملات الگ رکھے گئے
- ب کسی کو بھی استثنا نہیں دیا گیا
- ج صرف عورتوں کو معاف کیا گیا
- د صرف غلاموں کو معاف کیا گیا

وضاحت: بعض مخصوص افراد کے معاملات الگ رکھے گئے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام معافی مطلق بے قانونی نہیں تھی۔

9 درج ذیل میں سے کون سا بیان فتح مکہ میں طاقت اور رحمت کے امتزاج کو بہتر بیان کرتا ہے؟

الف فیصلہ کن قوت کے ساتھ عمومی خونریزی سے گریز کر کے وسیع معافی دی گئی

ب مکمل انتقام لیا گیا

ج شہر کو مکمل طور پر تباہ کیا گیا

د کوئی فوجی کارروائی نہیں کی گئی

وضاحت: مسلمان فیصلہ کن قوت کے ساتھ داخل ہوئے مگر خونریزی سے گریز کرتے ہوئے بیشتر سابق دشمنوں کو معاف کر دیا گیا۔

10 فتح مکہ کے فوراً بعد کن قبائل نے مسلمانوں کے خلاف بڑا لشکر جمع کیا؟

الف ہوازن اور ثقیف

ب بنو قریظہ اور بنو نضیر

ج غطفان اور بنو اسد

د روم اور فارس

وضاحت: فتح مکہ کے بعد ہوازن اور ثقیف کے قبائل نے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے بڑا لشکر جمع کیا۔

11 ہوازن اور ثقیف نے مسلمانوں کے خلاف لشکر کیوں جمع کیا؟

الف شاید یہ سمجھتے ہوئے کہ عرب کی سب سے بڑی مزاحمتی طاقت اب انہی کے پاس ہے

ب کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ آسانی سے شکست دیں گے

ج کیونکہ رومیوں نے انہیں اکسایا تھا

د کیونکہ قریش نے انہیں مجبور کیا

وضاحت: ممکنہ طور پر ان قبائل نے یہ سمجھا کہ فتح مکہ کے بعد عرب کی سب سے بڑی مزاحمتی قوت اب انہی کے ہاتھ میں ہے۔

12 وادیٔ حنین میں ابتدائی مرحلے میں مسلمانوں کی صفوں میں انتشار کیوں پیدا ہوا؟

الف دشمن کی پہلے سے تاک لگائی گئی اچانک حملے کے باعث

ب رسول اللہ ﷺ کی عدم موجودگی کے باعث

ج ہتھیاروں کی کمی کے باعث

د قریش کی غداری کے باعث

وضاحت: دشمن نے پہلے سے تاک لگا رکھی تھی اور ابتدائی اچانک حملے سے اسلامی صفوں میں وقتی اضطراب پیدا ہوا۔

13 حنین کی صورتحال کیسے سنبھلی اور فتح کیسے حاصل ہوئی؟

الف رسول اللہ ﷺ ثابت قدم رہے اور آپ ﷺ کی للکار پر منتشر افراد دوبارہ منظم ہوئے

ب مسلمان مکمل طور پر پسپا ہو گئے

ج دشمن نے خود ہتھیار ڈال دیے

د روم نے مداخلت کر کے فتح دلائی

وضاحت: رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور آپ ﷺ کی للکار پر بکھرے ہوئے لوگ دوبارہ منظم ہو کر واپس آئے۔

14 حنین کے واقعے سے قرآن نے سورۃ التوبہ میں کیا سبق دیا؟

الف کثرتِ تعداد نے ابتدا میں کوئی فائدہ نہ دیا، فتح نظم اور اللہ کی مدد سے آتی ہے

ب جنگ میں تعداد ہی سب کچھ ہے

ج دشمن کبھی شکست نہیں کھاتا

د کمزوروں کو ہمیشہ ہار ملتی ہے

وضاحت: قرآن نے واضح کیا کہ حنین کے دن کثرتِ تعداد نے ابتدا میں کوئی فائدہ نہ دیا اور فتح نظم، ثبات اور اللہ کی مدد سے آتی ہے۔

15 حنین کا سبق فتح مکہ کے فوراً بعد کیوں آیا؟

الف گویا یہ جماعت کو غرور اور خود اعتمادی کی زیادتی سے بچانے کا تربیتی موقع تھا

ب کیونکہ اس کا فتح مکہ سے کوئی تعلق نہیں تھا

ج کیونکہ مسلمانوں کے پاس اور کوئی مصروفیت نہ تھی

د کیونکہ رومیوں نے حملہ کر دیا تھا

وضاحت: یہ سبق فتح مکہ کی عظیم کامیابی کے فوراً بعد آیا، گویا اسے غرور اور خود اعتمادی کی زیادتی سے بچانے کے لیے تربیتی موقع بنایا گیا۔

16 طائف کا محاصرہ کیوں اٹھایا گیا؟

الف فوری فتح ممکن نہ ہونے پر غیر ضروری جانی نقصان سے بچنے کے لیے

ب دشمن نے صلح کی درخواست کی تھی

ج خوراک ختم ہو گئی تھی

د موسم سرما شروع ہو گیا تھا

وضاحت: جب طویل محاصرے کے باوجود فوری فتح ممکن نظر نہ آئی تو غیر ضروری جانی نقصان سے بچتے ہوئے محاصرہ اٹھا لیا گیا۔

17 طائف کے محاصرے کے اٹھائے جانے کا نتیجہ کیا نکلا؟

الف کچھ عرصے بعد ثقیف نے خود وفد بھیج کر رضاکارانہ طور پر اسلام قبول کر لیا

ب ثقیف نے دوبارہ حملہ کر دیا

ج ثقیف نے رومی سلطنت سے مدد مانگی

د ثقیف نے مستقل طور پر دشمنی جاری رکھی

وضاحت: محاصرہ اٹھائے جانے کے کچھ عرصے بعد ثقیف نے خود وفد بھیج کر رضاکارانہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔

18 درج ذیل میں سے کون سا بیان طائف کے واقعے سے حاصل ہونے والے سبق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف ہر مسئلے کا حل فوری فوجی کارروائی نہیں بلکہ بسا اوقات صبر اور وقت ہی بہترین حکمتِ عملی ہوتی ہے

ب محاصرہ اٹھانا ہمیشہ شکست کی علامت ہے

ج طائف کا اسلام قبول کرنا محض اتفاق تھا

د صبر کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوتا

وضاحت: طائف کا واقعہ ثابت کرتا ہے کہ بعض اوقات صبر اور وقت فوری فوجی کارروائی سے بہتر نتائج دیتے ہیں۔

19 غزوۂ تبوک کس خطرے کی اطلاع پر پیش آیا؟

الف شمالی سرحد سے رومی سلطنت کے ممکنہ حملے کی اطلاع پر

ب مکہ سے قریش کے حملے کی اطلاع پر

ج خیبر کے یہود کی بغاوت کی اطلاع پر

د طائف کے دوبارہ حملے کی اطلاع پر

وضاحت: نو ہجری میں شمالی سرحد سے رومی سلطنت کے ممکنہ حملے کی اطلاعات پر تبوک کی تیاری کی گئی۔

20 تبوک کی روانگی کن مشکل حالات میں ہوئی؟

الف سخت گرمی کے موسم اور فصل کی کٹائی کے نازک وقت میں

ب شدید سردی اور برفباری میں

ج طویل قحط اور خشک سالی میں

د زلزلے اور سیلاب کے دوران

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم اور فصل کی کٹائی کے وقت کے باوجود لشکر کو تبوک کی طرف روانہ کیا۔

21 تبوک کے طویل اور دشوار سفر نے کس چیز کو نمایاں کیا؟

الف مخلص مومنوں اور منافقین کے درمیان واضح فرق کو

ب خیبر کی زرعی پیداوار کو

ج قریش کی عسکری طاقت کو

د روم کی مکمل شکست کو

وضاحت: اس مشقت کو صرف مضبوط ایمان والے برداشت کر سکے، جس سے مخلصین اور منافقین کے درمیان خط کھینچ گیا۔

22 غزوۂ تبوک میں بڑا معرکہ پیش نہ آنے کے باوجود اس کی کیا اہمیت رہی؟

الف اس نے اسلامی ریاست کی دفاعی رسائی اور سیاسی وقار کو نمایاں کیا

ب یہ ایک بے فائدہ مہم ثابت ہوئی

ج اس نے مسلمانوں کی طاقت کو کمزور دکھایا

د اس کا کوئی سیاسی اثر نہیں پڑا

وضاحت: اگرچہ کوئی بڑا معرکہ پیش نہ آیا، تاہم اس مہم نے اسلامی ریاست کی دفاعی رسائی اور سیاسی وقار کو نمایاں کیا۔

23 حنین کے مالِ غنیمت کی تقسیم میں تالیفِ قلوب کا کیا مطلب تھا؟

الف نئے مسلمانوں اور دلوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت رکھنے والوں کو بڑا حصہ دینا

ب صرف انصار کو حصہ دینا

ج مالِ غنیمت کو مکمل طور پر خزانے میں جمع کرنا

د مالِ غنیمت مہاجرین میں تقسیم کرنا

وضاحت: تالیفِ قلوب کے تحت نئے مسلمانوں یا دل مضبوط کرنے کی ضرورت رکھنے والوں کو خاص طور پر بڑا حصہ دیا گیا۔

24 انصار کی رنجش پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیا سمجھایا؟

الف دنیا کا مال نئے لوگوں کے لیے ہے جبکہ انصار کو ایمان اور رفاقتِ رسول ﷺ جیسی دائمی نعمت ملی ہے

ب انصار کو بھی زیادہ مال دے دیا گیا

ج انصار کی رنجش کو نظر انداز کر دیا گیا

د انصار کو مدینہ چھوڑنے کا کہا گیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع کر کے سمجھایا کہ نئے آنے والوں کو مال دیا جا رہا ہے جبکہ انصار کو ایمان اور رفاقت کی دائمی نعمت حاصل ہے۔

25 مالِ غنیمتِ حنین کی تقسیم کا واقعہ قیادت کی کس صفت کو ظاہر کرتا ہے؟

الف فراخدلی، حکمت اور سچائی کے ساتھ لوگوں کے دل جیتنے کا فن

ب مالی وسائل کو ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرنا

ج کمزور فیصلہ سازی

د قبائلی تعصب

وضاحت: یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ قیادت میں فراخدلی، حکمت اور سچائی کے ساتھ دل جیتنے کا فن کس قدر اہم تھا۔

26 فتح مکہ کا سب سے بڑا سیاسی نتیجہ کیا نکلا؟

الف قریش کی صدیوں پرانی مزاحمت ختم ہوئی اور حرم توحیدی مرکز بنا

ب خیبر کے یہود نے اسلام قبول کیا

ج روم نے صلح کی درخواست کی

د طائف نے فوری اسلام قبول کیا

وضاحت: فتح مکہ نے قریش کی صدیوں پرانی مزاحمت کا خاتمہ کیا اور حرم کو دوبارہ توحیدی مرکز بنا دیا۔

27 تبوک کے بعد جزیرہ نماعرب میں جو نمایاں تبدیلی آئی اسے سیرت کی اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے؟

الف عام الوفود
ب عام الحزن
ج فتح مبین
د یوم الفرقان

وضاحت: تبوک کے بعد وفود کی آمد میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جسے سیرت کی اصطلاح میں عام الوفود یعنی وفود کا سال کہا جاتا ہے۔

28 درج ذیل میں سے کون سا بیان فتح مکہ سے تبوک تک کے پورے سفر کے مجموعی سبق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف نبوی کامیابی طاقت کے استعمال سے زیادہ صبر، حکمت اور عفو کا نتیجہ تھی
ب کامیابی صرف عددی برتری سے حاصل ہوتی ہے
ج جنگ ہی ہر مسئلے کا واحد حل ہے
د دوراندیشی کی کوئی اہمیت نہیں

وضاحت: یہ پورا سلسلہ ظاہر کرتا ہے کہ نبوی کامیابی عقیدے کی پختگی، صبر، حکمت اور بر وقت عفو کا ثمر تھی، محض طاقت کا نتیجہ نہیں۔

29 فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کا مشترک پہلو کیا تھا جو مضمون میں بیان کیا گیا؟

الف ہر ایک میں طاقت، صبر اور رحمت کا امتزاج مختلف تناسب سے کارفرما رہا
ب چاروں واقعات میں صرف طاقت کا استعمال ہوا
ج چاروں واقعات کا کوئی مشترک پہلو نہیں تھا
د چاروں میں صرف مذاکرات ہوئے، کوئی جنگ نہیں ہوئی

وضاحت: مضمون کے مطابق فتح مکہ میں طاقت کے ساتھ عفو، حنین میں ثبات، طائف میں صبر، اور تبوک میں استقامت نمایاں تھی۔

30 حنین، طائف اور تبوک نے مجموعی طور پر مسلمان جماعت کی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

الف ہر ایک نے غرور، جلد بازی اور کمزور عزم جیسی کمزوریوں سے پاک کر کے ایک بالغ سیاسی و دینی قوت میں ڈھالا
ب تینوں مہمات کا کوئی تربیتی پہلو نہیں تھا
ج صرف طائف نے تربیتی کردار ادا کیا
د ان مہمات نے جماعت کو کمزور کر دیا

وضاحت: حنین نے غرور کی اصلاح کی، طائف نے صبر سکھایا، اور تبوک نے استقامت کا امتحان لیا، یوں تینوں مل کر جماعت کو بالغ قوت میں ڈھالتے ہیں۔